السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیافرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ زمین کاسوداہوا-/84000چوراسی ہزارمیں ،ساتھ ہی خریدارنے وعدہ کیاکہ آپ جب بھی زمین چھڑوانا چاہیں ایک لاکھ روپیہ دے کرچھڑوائیں گے باقی میں نے جوفصل اٹھائیں وہ میری ہوں گی یہ بات گواہوں کی موجودگی میں ہوئی پھرجب دوسال کے بعدزمین کوبیچنے والے نے خریدارکوکہاکہ اپنے وعدے کے مطابق رقم لواورہماری زمین واپس کروتوخریدارکہنے لگااگرمجھے تنگ کروگے تومیں آگے کسی اورکوفروخت کردوں گا۔پھراثرورسوخ والے لوگوں کوکہاگیاکہ خریداروں کوبلائیں اوران کے بیان لیں توخریداروں نے کہاکہ 6مہینے کاوعدہ تھاجوکہ گزرگیاجس پرگواہوں کوطلب کیاتوانھوں نے گواہی دی کہ 2سال کاوعدہ تھااورخریدنے والے نے یہ بھی کہاتھاکہ اگرتم بذات خوداپنے لیے واپس لیناچاہوتومیں دے دوں گااوراگرکسی اورکےلیے لوگے تونہیں دوں گا۔اب خریدارقسم اٹھانے کےلیے بھی تیارہیں آپ بتائیں کہ قسم کس سے لی جائے گی خریدادسے یافروخت کرنے والے سے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

معلوم ہوناچاہیے کہ قسم اٹھانے کی ضرورت ہی نہیں ہے کیونکہ فروخت کرنے والوں کے پاس گواہ موجودہیں اس لیے قسم کی ضرورت نہیں ہے البتہ اگرگواہ موجودنہ ہوتے توپھرقسم کی ضرورت پڑتی جوکہ مدعاعلیہ (فروخت کرنے والے) پرآتی جیساکہ حدیث مبارکہ ہے :

((البینة للمدعی)) (اخرجہ الترمذي كتاب ماجاء فی ان البینة علی المدعی والیمین علی المدعی علیہ 'رقم الحدیث : ١٣٤١)

''دعوی کرنے والے کے پاس گواہ ہوں اگرگواہ نہیں توپھرمدعاعلیہ پرقسم اٹھاناہے۔اس صورت میں خریدارسے قسم نہیں لی جائے گی۔دعوی کرنے والاخریدارہے اورگواہ موجودہیں اس صورت میں اگرقسم لی بھی جائے تومدعا علیہ فروخت کرنے والے پرآتی ،بہرحال گواہوں کی گواہی پراعتمادہوگا۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

[فتاویٰ راشدیہ]

صفحہ نمبر588

محدث فتویٰ